(154)

رسالہ

اشاعۃ السنۃ النبویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر پنجم دربابت جمادی الاولیٰ ۱۲۹۶ سنہ مطابق مئی ۱۸۷۹ء جلد دوم

جسمین بعض اصول جواب والہ کاملہ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب کا ثبوت ہے اور بطفیل جناب ممدوح ان اصول مذہب پر بھی تعرض

منجانب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری

اشتہار شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

(۱) یہ رسالہ مذہبی مسائل مین ہے۔ ملکی یا قومی باتون سے اسمین تعرض نہین (۲) مہینہ مین ایکبار چھپتا ہے اور ہر مہینہ کے اخیر مین تقسیم ہوتا ہے (۳) جسقدر روپیہ اسکے عوض مین وصول ہوتا ہے کسی خاص شخص کا ملک نہین ہوتا۔ اسی رسالہ کے مصارف [illegible] اجرا مین ہوتا ہے (۴) جو کچھ اسکے عوض مین دیا جاتا ہے وہ بطور قیمت رواجی اخبار کے نہین ہوتا۔ بلکہ بطور معاونت دین و غرض اشاعت سنت سید المرسلین ہے یہی وجہ ہے کہ بعض صاحب اس کے عوض مین تین روپیہ ماہوار دیتے ہین بعضے [illegible] روپیہ۔ اور اکثر ایک روپیہ۔ اور عام خریدار آٹھ آنہ ماہوار دیتے ہین [illegible] سنت یا قیمت دیتے ہین (۵) جو لوگ اگر [illegible]

[illegible]

رکھتے اور اسکی اشاعت اور ترویج سے معاونت کرتے ہین اور پڑھنے اور سمجھنے کی لیاقت بھی رکھتے ہین (۷) اس رسالہ کے جملہ امور تصنیف۔ تحریر۔ طبع۔ تقسیم۔ حساب کتاب کا اہتمام راقم کے ذمہ ہے اور بعض امور مین جیسے مطالعہ پروف و اجرا خطوط [illegible] چندہ مین منشی عبد العزیز صاحب ساکن [illegible] معاونت و نیابت کرتے ہین۔ پس جن صاحبوں کو خط و کتابت یا ارسال زر کیطرف منظور ہو وہ راقم سے کرین یا منشی عبد العزیز صاحب کو مخاطب فرماوین (۸) جو صاحب چندہ ارسال کرین اگر وہ کسی شہر مین اکیلے ہون تو وہ اپنا چندہ ششماہی یا سالیانہ یکمشت روانہ کرین جہان کئی صاحب موجود ہون وہ سب ملکر ماہ بماہ بھیجتے رہین یا سہ ماہہ یا ششماہہ بیشگی ادا فرماوین بذریعہ منی آرڈر یا ہندوی یا نوٹ یا ٹکٹ آدہ آنیوالے ہون تو بوجہ رجسٹری (۹) سنہ ۱۸۷۸ء کے پرچے کمیاب ہین مگر نایاب اگر کسیکو بھیجنے چاہین تو لوگون سے خرید کر اور مشکل سے بہم پہونچا کر اسکی قیمت ہر مہینہ کے پرچہ کے عوض مین اگر روپیہ ماہوار سے کم نہین لیجاتی پس جو سات ماہ سنہ ۷۸ کے پورے

در مطبع مصطفائی لاہور طبع شد

جو مقتضای نیچر انسان کے برخلاف ہے
نماز کی شرائط سے غسل مین کہیگا کہ خروج
منی سے (جو نیچر انسان کا اصل اصول ہے
اور اُسکے ناپاک ہونیسے پہر کسی انسان کا پاک
ہونا متصور نہین) تمام بدن کا غسل واجب
ہونا اور خروج بول و براز سے جو بحکم نیچر
فضلات و نجاسات سے ہے فقط موضع خروج
کے غسل کا واجب ہونا خلاف نیچر ہے -
اور وضو مین کہیگا کہ نجاست [illegible]
تو کہین سے نکلے اور اسکے بدلے منہہ مین
پانی ڈالکر کلیان کرین اور ناک مین پانی
چڑہادین یہ کب نیچر کے موافق ہے
حج مین اُسسے بھی بڑھکر کہیگا اور اُسکے
ارکان و آداب کو جیسے احرام باندھکر (گرمی
و جاڑون مین) ننگے سر رہنا - کورتہ عمامہ
پاجامہ اُتار دینا - کعبہ کے گرداگرد اور
صفا و مروہ کے بیچ مین دوڑتے پھرنا
صدہا اونٹ بکریان بلا ضرورت گوشت ذبح
کرڈالنا کنکریون کے ڈہیر پر کنکریان
پھینکنا - خوشبو - سنگار - جماع کو اپنے اوپر
حرام کرلینا - یہ سب نیچر انسان کے خلاف
ہین -
وعلی ہذا القیاس صدہا تعلیمات نبویہ کو
خلاف نیچر بتاوینگے - جب نیچر آپ کو عہدہ
حکومت و متبعی پر مامور پاوینگے
یہ باتین ہمنے فرضی نہین کہین بلکہ
آجکل کے نیچریون سے (جنکو آپنے باعث
تہذیب الاخلاق متبعی کا سارٹیفکٹ
دیدیا ہے اور تقلید [illegible]
ہے) بالواسطہ یا بلا واسطہ سنی ہوی نقل
کے ہین -
ضلع لاہور کے حضرات نیچریہ مسلمان
کہلا کر اس قسم کی باتین برملا کہتے ہین اور انکے
ذریعہ سے مسائل اسلام کی ہنسی کررہے ہین
ایک شخص کا قول ہے کہ حج بڑی تعذیب ہے
دوسرے کا قول ہے کہ خدا تعالے (معاذ اللہ)
کیا بیوقوف ہے ؟ جسنے ٹخنے کے نیچے ازار کو
منع کیا ہے (یعنے ٹخنونکا ڈھانکنا اور پاؤنکا
گرم رکھنا تو عین موافق عقل و داخل نیچر انسان
ہے - پہر خدا ایسی بات کیونکر کہہ سکتا ہے

جس نے اس سے منع کیا ہے وہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے) تیسرے کا قول ہے کہ پیغمبر نے جو تعداد ازدواج کی تجویز کی ہے (معاذ اللہ) یہ پیغمبر کی غلطی ہے

یہان **شاید** آپ یا آپکے احباب یہ **عذر** پیش کرین کہ ہمنے عقل انسانی کو ممتحن ٹھیرایا ہے - نہ ہر ایک انسان کی عقل کو - پس اگر کوئی نادان اپنی عقل کی نارسائی پر خودرائی کرے اور تعلیمات نبویہ کا ممتحن ہوکر جسکو اپنی سمجھ مین خلاف [illegible] عقل انسانی خلاف عقل قرار دے تو یہ اسکی جہالت ہی نہ ہماری اصول کی اجازت۔ **تو جواب** اسکا یہ ہے کہ بیشک جناب نے اپنے اصول مین لفظ عقل انسانی کا استعمال کیا ہے ولیکن اسکو مشرح نہین فرمایا - کہ اس سے مراد کونسے انسان ہین یا کس قسم کے یا کتنے اسلئے ہر ایک انسان بدست آویز اپنے انسان ہونیکے آپکے اصول سے لپٹ سکتا ہی اور اپنی عقل کو جو عقل انسان کے افراد سے ہے ممتحن شریعت بنا سکتا ہی

اور **ظاہر ہے** کہ عقل انسانی اپنی اطلاق وکلیت کے مرتبہ مین تو ممتحن ہونیسی رہی - اسلئے کہ کلی کا وجود بجز افراد خارج مین متحقق نہین - چنانچہ علم منطق مین محقق ہے پس عقل انسانی کو ممتحن کہنا افراد عقل انسانی کو ممتحن کہنا ہوا - اور جب آپنے اُن افراد کی تحدید نہین کی تو ہر ایک فرد کے مراد ہونیکی گنجایش ہوئی **علاوہ** بران اس اصل کے ثبوت پر آپنے دلیل ایسی قائم کی ہے جو ہر فرد انسان [illegible] بسبب انسان کے مکلف ہونے کو اپنے اصول پر دلیل ٹھیرایا ہے - جسکا مطلب مفاد (چنانچہ نمبر سابق مین بصفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ گذر چکا) یہ ہے کہ جس فرد انسان مین مکلف ہونا پایا جاوے اسمین عقل (بمعنے ادراک جزئیات احکام) کا وجود ضروری ہے - اس سے ہر فرد مکلف کا احکام جزئیہ کو ادراک کر لینا اور ممتحن ہونیکی لائق ہونا صاف ثابت ہوتا ہے

قطع نظر ان دلائل سے آپ اور آپکے اتباع و احباب کا عمل شبانروزی اس تعمیم کا مثبت ہی - اور ہر کسیکو عہدہ ممتحنی پر مامور

کر رہا ہے ۔

جس حکم شرعی کے آپنے ترمیم کی ہے ۔ اسمین
عقل انسانی (یعنے سب لوگونکی عقل) سے
صلاح نہین پوچھی بلکہ جو بات آپکے یا آپکے
چند سکرٹریون کے خیال مین آئی وہی تجویز
عقل انسانی سمجھی گئی ۔ اور اسیکی بہروسی
پر بیسیوں احکام شرعیہ کی آپنے ترمیم کردی
آپ تو آپ ہین آپکے آدنے اتباع
(جو نہ عربی جانتے ہین نہ فارسی ۔ نہ منطقی
[illegible] اردو اخبارات [illegible]
کچھ لیاقت نہین رکھتے اور تہذیب الاخلاق
کے سوای کوی کتاب دینی یا علمی پڑہ نہین
سکتے) فقط اپنی عقل کو عقل انسانی سمجھ رہے
ہین ۔ اور محض اپنی رائے سے بلا استفسار
عقلاء و فضلاء روزگار ترمیم احکام کر رہے
ہین ۔ میری اسبات کو آپ غلط سمجھین
تو کوی ایک آدہ بات ایسی بتلادین جسمین
آپنے یا آپکے اتباع نے روی زمین کے
عقلا سے مشورہ لیا ہو ۔ محض اپنے خیال
سے اسمین فیصلہ نکیا ہو
اور ساتھہ اسکے یہ بھی فرمادین کہ عقل
انسانی (یعنے جملہ افراد انسان کی عقل) کی
تجویز پر اطلاع کیونکر متصور ہے ۔ اور آپ
کے یا کسی اور نئے مہذب کے پاس ایسا کونسا
آلہ ہے جسکے ذریعہ سے روے زمین کے
عقلاء کی رائے معلوم کرلینا ممکن ہے
یہ نہو سکے تو جو کچھہ آپکے قول و فعل سے
ثابت ہوتا ہے اسکو مان جاوین اور اسبات
کو تسلیم کرلین کہ اُس قول و فعل کے مقابلہ
مین لفظ عقل انسانی سے تعرض کرنا کان
[illegible] قول فعل جناب و اتباع
جناب سے ہر ایک کے لئے جو مکلف ہو نیکی
لایق ہے متحن بنے کی اجازت نکلتی ہے
اور اس ممتحن ہونے پر جیسا کہ اسلام
مین داخل ہونا ممکن ہے وہ بخوبی معلوم
ہو چکا ہے ۔

اس امکان کو ہم تب مانتے جب کسی ہندو یا برہمو
یا نیچرلسٹ یا عیسائی یا لامذہب کا اس
امتحان کے ذریعہ سے اسلام مین داخل ہونا
مشاہدہ کرتے ۔ یا آیندہ توقع رکھتے ۔
ہم غیر مذہب والونکے مسلمان ہونے اور
اس طریق سے مطلب کو پہنچ جانیکی کیا امید

ہمیں جب ہم نے سنائے داخل ہوئے ہوئے
لوگوں کو اس طریق کے اختیار کرنے سے جماعت
اسلام سے خارج ہوتے دیکھ رہے ہیں -
اس اصول جناب کے استعمال کرنے والوں کو
پابندی اصول شعار اسلام سے آزاد و خود مختار
پاتے ہیں -

جسنے ایکدفعہ تہذیب الاخلاق کو اعتقاداً و ایماناً
ہاتھہ مین لیا یا اُسکے مشتغل کے پاس بیٹھا وہ
حشر و نشر و عذاب و ثواب جسمانی سے بیڈر ہوا
[illegible]
ولباس مین سیرت محمدیہ کا مخالف ہوا اور صورت
وزینت و عادات مخالفین اسلام کو پسند کرنے لگا
اور اس قسم کی باتون کو جو اوپر منقول ہوئین
وردزبان کیا -

رہا انکا مسلمان کہلانا اور نبوت آنحضرت سے
انکار نکرنا سو یہ وجہ رکھتا ہے کہ ایسا مسلمان
کہلانا جسمین ہینگ لگے نہ پہٹکری اور نبوت
محمدیہ کا ایسا اقراری ہونا جسمین آنحضرتؐ کی
تقلید نکرنی پڑے اور اُنکی تعلیمات سے
اپنی سمجھہ کے موافق بات کے لے لینے اور
جو سمجھہ مین نہ آوے اُسکے چھوڑ دینے کا اختیار

بانی ہے کچھہ مشکل نہین اور اسے انکار کرنیمین
بجز بدنامی و نکو بینی کے کچھہ فائدہ نہین
کیا مزہ ہی کہ نماز نہ پڑہین - روزہ نرکہین
زکوۃ ندین - حج نکرین - ڈہاڑی منڈا دین
یا کترا دین - دہوتی یا پتلون و جاکٹ پہنتے
رہین رادہا کشن و رام چند نام رکہا دین - بااینہمہ‡
بلاشبہہ مسلمان اور پوری موحد کہلا دین
اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مسلمانون
کے گھر پیدا ہوئے - اور ابتدا سے اعتقاد
حقانیت اسلام کے [illegible] اب اس
عادت کا خلاف نہین کر سکتے - اور دین اسلام
اور اُسکے بانی کے علانیہ صریح طور پر تکذیب کرنا
پسند نہین کرتے - لہذا جب اُسکی کوئی بات
بزعم خود خلاف عقل یا نیچر پاتے ہین تو بعضی
اسمین اپنی ہوا یا عقل کے موافق تاویل کرکے
تکذیب صریح سے بچ جاتے ہین - اور بعضے

‡ اپنے مضمون کانشنس کے اخیر مین اُس شخص کو جو وحدت ذات
وصفات و عبادت خدا کا قائل ہے گو بظاہر اپنے تئین
مسلمان نہین کہتا بلاشبہ مسلمان اور پورا موحد کہا ہے -
اور یہی فتوی ایک شخص کو (جو دل سے معتقد اسلام ہے
پر بظاہر ہندو) دیا ہے جسکے دست آویز سے وہ اُبتک ہندو ہی (اسلام
ظاہر نہین کرتا اور نہ شعار اسلام نماز و روزہ وغیرہ کا پابند ہوتا ہے -

اس خاص امر مین تکذیب کو جائز سمجھکر کے یہ
کہدیتے ہین کہ پیغمبر نے اس امر مین غلطی کی ہے
اور کہتے ہین اس غلطی خاص سے اُنکی نبوت
عموماً باطل نہین ہوئی -
اتنی رعایت بھی وہ جب ہی کرتے ہین کہ مسلمانون
کے گھر پیدا ہوئے ہین اور ایک مدت سے
ادعا حقانیت کے عادی رہے - اگر یہ مسلمانون
کے گھر پیدا ہوتے اور اس امتحان کے ذریعہ
سے اسلام مین داخل ہونا چاہتے تو ہرگز
داخل ہو [illegible] کہین [illegible] اپنی عقل [illegible] اور
اسرار احکام شرعیہ سے قاصر و عاجز پاتے
وہین تکذیب و انکار صریح کو زبان پر لاتے -
کچھ تفصیل و تائید اسمضمون کی تمثیلات شق دوم سے
ہوگی انشاء اللہ تعالے

شق دوم یعنی ممتحن کے اختیارات ملجانے پر
باوجود اقراری ہونیکے اطاعت سے خارج
رہنا شق اول سے بڑھکر ظاہر و عیان ہے -
اور مستغنی از اثبات و بیان - شق اول مین
تو مقتضیات و لوازم سے اثبات مدعا کرنا
پڑا تھا - اس شق کا مضمون آنکھ سے دکھائی
دے رہا ہے وہ واقعی نظر آتا ہے -

جو لوگ اپنی عقل (ناقص) کو پیغمبر (ہادی کل)
کا ممتحن بنائے ہوئے ہین اور اسیکو معیار و میزان
صداقت جملہ تعلیمات نبویہ سمجھی ہوئے ہین -
اور اطاعت پیغمبر کو خاص اسی امر مین واجب
مانتے ہین جسکو اپنی عقل کے موافق جانتے
ہین - وہ اطاعت صدہا احکام شرعیہ نبویہ
سے مسلمان ہوکر باغی ہین اور اسکی مخالفت
مین بلا مبالاة ساعی -
پھر بعضی انمین سے صاف تکذیب و تغلیط پیغمبر
[illegible]
[illegible]
اور رسم جہالت کی پابندی کے مدعی ہین
اور بعضی تاویل و تحریف کے ساتھہ اُن باتون
کی تسلیم و اعتقاد سے منحرف ہین -
یہان چند **تمثیلات** بطور مشتی نمونہ خروار
و یکے از ہزار نقل کرتا ہون جو انکی تحریرات
یا تقریرات مین دیکھ یا سُن چکا ہون

استرقاق (لونڈی غلام بنانے) مین
یہ کہتے ہین - آزادی نیچر انسان مین داخل
ہے - اور یہ حکم اسکے مخالف ہے - اسلئے
اسکا ابطال واجب ہے - بناء علیہ اسکو رسوم
جاہلیت و عادات کفار سے ٹھہراتے ہین

اور آنحضرت کے قول وفعل وصحابہ کے عام تعامل کو
کچھ خیال مین نہین لاتے **سود** کے باب مین
وہ بات کہتے ہین جو کفار مکہ پہلے کہہ چکے ہین
انما البیع مثل الربو یعنی سود لینا دینا ایسا ہے
جیسے بیع شرا کرنا - اور کہتے ہین تہوڑا سود لینے
یا دینے مین کوئی ضرر متصور نہین - اور ایک کا
دوسرے کو نفع پہنچانا متیقن ہے پس اس سے
عموماً ومطلقاً یعنی ہر صورت سے روکنا خلاف نیچر
ونامقبول ہے - لابد ممانعت سود اسی حالت پر
[illegible]
کو لوٹنا متصور - یعنے ایک روپیہ کے بدلے
دس لے لینا چنانچہ لاتاکلوا الربو اضعافا
مضعفة مصداق ہے اور اطلاق وعموم
آیات کو جو قلیل وکثیر کو حرام کرتے ہین جیسے
احل اللہ البیع وحرم الربوا - الذین
یاکلون الربوا وغیرہا کو خیال مین نہین لاتے
ایسا ہی **قمار** جوا مین کہتے ہین اور بنا برعلیہ
لاٹری وغیرہ جسمین ضرر کم ہے اور نفع زیادہ
جائز بتلاتے ہین اور عمل مین لاتے ہین - اور
عموم واطلاق آیت والمیسر من عمل الشیطان
کیطرف توجہ نہین فرماتے -
شراب مین کہتے ہین کہ یہ دراصل بحکم نیچر
عمدہ چیز ہے خون صالح پیدا کرتی ہے جسکے
پیدا ہونیسے صدہا نیچری فواید کی توقع ہے -
پہر جو اسمین حرمت کا حکم وارد ہے وہ بلحاظ ضرر
ہے جو زیادتی وبے اعتدالی سے پیدا ہونیکا
احتمال رکہتا ہے - بنا برعلیہ عموماً ومطلقاً شراب
کو حرام کرنا خلاف نیچر ونامعقول ہے - اسلئے
[illegible] کوئی بہ نسبت
لہی (یعنے کہیل تماشا) اسکو نوش کرے یا
مقدار مفید سے بڑھکر اسقدر پیے کہ جسمین
اپنی عقل کو جو راس المال انسان ہے کہو بیٹھے
اور جو بہ نیت تقویت وکمال صحت اسکو
استعمال مین لاوے یا کسی دوا مین اسکو برتے
اور حد اعتدال سے خارج نہو - اسکے
لئے وہ حرام نہین ہوسکتی ہے
اور یہ نہین سوچتے کہ حکیم روحانی طبیب ربانی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ملہ یعنے سود کئی دو گنا مت کہاؤ ملہ خدانے بیع کو حلال کیا ہی اور سود کو حرام ١٢ ملہ جو لوگ سود کہاتے ہین وہ قبرون سے ایسے اٹہینگے جیسے بہوت کا چہوا بیہوش اٹہتا ہی ١٢

قلیل وکثیر شراب کو حرام فرمایا ہی اور دوا مین استعمال کرنیسے بھی منع کردیا

اسی قسم کی **صدہا باتین** یہ حضرات کرتے ہین ان سب کا شمار یہین ضروری نہین سمجھتا اور تصدیق دعوی کیواسطے ایک مثال کو کافی خیال کرتا ہون یہ باتین انکی عوام کی نسبت نہین ہین بلکہ اخص خواص کے قول وفعل سے ثابت ہین

استرقاق - سود - قمار کی نسبت جو یہان بیان ہوا ہے وہ آجکل کے خواص کی تحریرون یا تقریرون مین دیکھا گیا ہے

شراب کی نسبت جو ذکر ہوا - یہ انکے ائمہ واکابر حکماء سے مروی وماثور پایا ہی شیخ الصناعۃ وامام الفلاسفہ **ابو علی بن سینا** وغیرہ حکماء شراب مین بھی خیال رکھتے ہین - اور بلاتردد نوش جان فرماتے -

قال الامام الغزالی فی کتاب المنقذ من الضلال [illegible]

ثم رأینا فتور الاعتقادات فی اصل النبوۃ ثم فی حقیقۃ النبوۃ ثم فی العمل بما شرحتہ النبوۃ وتحققنا شیوع ذلك بین الخلق فنظرت الی اسباب فتور الخلق وضعف ایمانھم بھا فاذا ھی اربعۃ

سبب من الخائضین فی علم الفلسفۃ

وسبب من الخائضین فی علم التصوف

وسبب من المنتسبین الی

چنانچہ امام غزالی جو آپ کے معتمد علیہ ہین کتاب منقذ من الضلال مین [illegible] ہین [illegible] لوگون کا

فتور اعتقاد اصل نبوت مین دیکھا - پہر اسکی حقیقت کے سمجھنے مین پہر ان باتون پر عمل کرنے مین جو نبوت نے کہولے ہین

پہر تحقیق کیا کہ یہ باتین لوگون مین کیون پہیل گئین تو لوگون کے فتور اور نبوت پر ایمان لانیمین سستی کے چار سبب پائے

(۱) سبب اول انکی طرف سے جو علم فلسفہ مین غور کرتے ہین

(۲) انکی طرف سے جو علم تصوف مین ڈوبے ہوئے ہین

(۳) انکی طرف سے جو دعوی تعلم کیطرف منسوب ہین

دعوی التعلم

وسبب من معاملة المومنين

من العلماء فیما بین الناس

فقائل یقول لو وجبت المحافظة علی

ما تقول کان العلماء احدر بذلک وفلان

من العلماء المشاهیر بین الفضلاء لا یصلی

وقائل ثان یدعی علم التصوف و یزعم انه بلغ

مبلغا ارتقی عن الحاجة الی العبادة

وقائل ثالث یتعلل بشبهة اخری من

شبهات اهل الاباحة وهم الذین ضلوا عن طریق

وقائل رابع لقی اهل التعلیم فیقول الحق

مشکل والطریق الیه منسد

وقائل خامس یقول لست افعل هذا تقلیدا

ولکنی قرءت علم الفلسفة وادرکت حقیقة

النبوة

وان حاصلها یرجع الی الحکمة والمصلحة

وان المقصود من وعیداتها ضبط عوام

یعنی بزعم خود چھپے ہوے امام مہدی سے علم

سیکھنے کا دعوی رکھتے ہین

(۴) انکی طرف سے جو عالم ہوکر لوگون مین جاہلون کے

سے کام کرتے ہین پس کوئی تو کہتا ہے کہ اگر تعلیمات

نبویہ پر محافظت ضروری ہوتی تو فلانے فلانے علماء

اس محافظت کے زیادہ لائق تھے اور انکا یہ حال

ہے کہ نماز نہین پڑھتے شراب پیتے ہین

دوسرا علم تصوف کا مدعی ہے اور یہ دعوی کرتا ہے کہ مجھے

اس رتبہ تک وصول ہوگیا ہے کہ اب نماز و عبادت

کی مجھے حاجت نہین رہی

تیسرا فرقہ اباحیہ کے شبہات کا بہانہ کرتا ہے اور یہ وہ لوگ

ہین جو طریق تصوف مین پڑکر رستہ بھول گئے ہین

چوتھا کسی تعلیمی کو (جو امام مہدی سے تعلیم پانے کے

مدعی ہین) ملا تو اس نے یہ کہدیا کہ حق کا دریافت کرنا

مشکل ہے - اور اسکے طرف راستہ اب بند ہے (کیونکہ

امام مہدی چھپے ہوئے ہین)

پانچوان کہتا ہے مین یہ کام (تعلیم نبوی کی محافظت

مین سستی) کسی کی تقلید سے نہین کرتا - بلکہ علم فلسفہ

پڑھا ہوا ہون اور حقیقت نبوت کو خوب پہچان چکا

ہون اسکا خلاصہ یہی حکمت و مصلحت ہے (یعنی جو

ہم لوگونکو معلوم ہے) اور نبوت کے وعید (ڈر

الخلق وتقييدهم عن التقاتل والتنازع
والاسترسال في الشهوات فما انا من
العوام الجهلاء حتى ادخل في حجر التكليف
وانما انا من الحكماء اتبع الحكمة وانا بصير
فيها مستغن بها عن التقليد

هذا منتهى ايمان من قرء فلسفة الالهيين
منهم وتعلم ذلك من كتب ابن
سينا وابي نصر الفارابي وهؤلاء هم
المتجملون منهم بالاسلام [illegible]
الواحد منهم يقرء القران ويحضر الجماعات
والصلوات ويعظم الشريعة بلسانه و
لكنه مع ذلك لا يترك شرب الخمر
وانواعا من الفسق والفجور واذا قيل
له ان كانت النبوة غير صحيحة فلم
تصلي فربما يقول لرياضة الجسد
وعادة اهل البلد وحفظ المال والولد
وربما قال الشريعة صحيحة والنبوة
حق فيقال له لم تشرب الخمر فيقول انما نهي
عن الخمر لانها يورث العداوة والبغضاء
وانا بحكمتي محترز عن ذلك

کی خبرین اور عذاب کے وعدے) سے مقصود خلائق کا ضبط
رکھنا اور انکو لڑنے اور جھگڑنے اور شہوات نفسانی
مین چھٹے رہنے سے روکنا ہی اور مین عوام سے نہین
ہون کہ اس تکلیف کے بل مین گھس بیٹھون مین تو حکیم
ہون اور اسمین خوب نظر رکھتا ہون اور اسکے سبب
تقلید پیغمبر سے بے پرواہ ہون

یہ **ایمان فلاسفہ** کا اخیر درجہ ہی جو کتب ابو علی ابن
سینا اور ابو نصر فارابی سے جو از انجملہ بلباس اسلام
زینت ظاہر کرتے ہین معلوم ہوتا ہے بعضے انمین سے
قرآن پڑھتے ہین اور جماعتون اور نمازون مین حاضر
ہوتے اور زبان سے شریعت کی تعظیم ظاہر کرتے
ہین - ولیکن مع ذلک شراب بھی پی لیتے ہین اور
کئی قسم کے فسق و فجور کو نہین چھوڑتے
اگر کوئی انکو کہتا ہی کہ اگر تمہارے خیال مین نبوت صحیح
نہین تو تم نماز کیون پڑھتے ہو تو کہتے ہین بدن کی
اسمین ریاضت اور عادت شہر والونکی موافقت ہے -
اور تعرض مسلمانون سے جان و مال کی حفاظت -
اور کبھی یہ بھی کہتے ہین کہ نبوت صحیح ہے اور شریعت
حق ہی - پھر جو انکو شراب پینے کی وجہ پوچھی جاتی ہے
تو کہتے ہین شراب اسواسطے منع ہے کہ وہ آپسمین عداوت
وبغض پیدا کرتی ہی - اور ہم اپنی حکمت کے سبب اس سے

[illegible] وہی بات ہے جو ۲۵ صفحہ مین لکھی ہے اور انکے ظاہر مسلمان ہونے اور کہلانے کی وجہ بتائی ہے

بچا رہا ہوں بشرطیکہ اتنی نہیں پیتا جسمین عقل جاتی رہے اور کسی سے لڑائی کی نوبت پہنچے

اور میرا مقصود شراب پینے سے تیزی طبع ہے (نہ محض لہو)

وانما اقصد به تشحید خاطری حتی

یہانتک کہ بوعلی سینا نے اپنی وصیت مین لکھا ہے

ان ابن سینا ذکر فی وصیته انه کتب فیها

کہ مین اللہ تعالی سے فلانے فلانے کام کرنیکا عہد

انه عاهد الله علی کذا و کذا و انه یعظم

کرتا ہون اور یہ کہ شریعت کی اوضاع کی تعظیم کیا کرونگا

الاوضاع الشرعیة ولا یقصر فی العبادات

اور عبادات نماز وغیرہ مین قصور نکرونگا اور بہ نیت لہی (کھیل) کے شراب نہ پیونگا

الدینیة ولا یشرب الخمر تلهیا

یہ اسکی صفائی ایمان والتزام و عبادات کی حالت کا اخیر

فکان منتهی حالته فی صفاء الایمان

[illegible] شفا استشنا کرتا ہے

والتزام العبادات ان یستثنی شرب [illegible] الخمر لغرض التشفی

ایسا ہی انکے سب مدعیان ایمان کا حال ہے ان لوگون کے سبب بہت لوگ دہوکا کہا گئے ہین - اور انکے دہوکہ کو معترضین کے ضعیف اعتراضون نے جو انکار علم ہندسہ و منطق مین وہ کئے ہین اور زیادہ کر دیا ہے

فهذا ایمان من یدعی الایمان منهم و قد انخدع بهم جماعة و زادهم انخداعا ضعف اعتراض المعترضین علیهم اذا اعترضوا علیهم بمجاحدة علم الهندسة والمنطق و غیر ذلک

ایسی ہی باتین **ابو نصر فارابی** سے منقول ہین جنکی نقل و تفصیل سے کچھ حاجت نہیں بلکہ زاید و فضول ہے - اور ان باتونکا بغاوت ہونا ظاہر ہے اور ایسی خود مختاری طاعت بغاوت سے بدتر - **یہی وجہ ہے** کہ علماء اسلام ایسے طور پر نبوت کی تسلیم کو انکار سمجھتے ہین اور اس طرح سے ماننے والونکو منکر و خارج از ملت خیال کرتے ہین - مین اسکی شہادت مین کسی فقیہ یا محدث کا قول پیش کرون تو آپ اسکی طرف التفات نکرینگے - اور وہی اپنی قدیم بات کہ "مین انکے کالی کالی کفر کی فتوون سے نہین ڈرتا" پیش کر دین گے - لہذا اسباب مین نقل و

+ اور مجمل طور اسکے اعتقاد کا بضمن عبارت فتوی ابن تیمیہ یک حاشیہ مین دیگا ۱۲

عرض قول امام غزالی پر اکتفا کرتا ہون جنکو آپ اور آپکے احباب جامع معقول و منقول جانتے ہین اور تطبیق معقول منقول مین امام مانتے ہین اور انکو اپنا ہم خیال سمجھتے ہین اور انکی کلام پر تہذیب الاخلاق مین جابجا اعتماد و استشہاد کرتے ہین اب اگر آپنے اُنکو بھی نمانا تو آپکا اختیار ہے - معتقد امام غزالی تو اُسکو مانیگا اور جو آپکو ہمخیال امام غزالی سمجھ رہا ہے وہ تو اپنی غلطی خیال پر متنبہ ہوگا ؛

قال الغزالی فی المنقذ من الضلال بعد
ذکر ما نقل من اقوال هولاء اهل الضلال
ونعود الآن الی ما ذکرته من اسباب ضعف
الایمان ونذکر طریق ارشادهم وانقاذهم من
اما الذین ادعوا الحیرة بما سمعوه من اهل
التعلیم [illegible] ما ذکرناه فی القسطاس المستقیم
ولا نطول بذکره هذه الرسالة۔
واما ما توهمه اهل الاباحة فقد حصرنا شبههم
فی سبعة انواع وکشفناها فی کتاب کیمیاء
السعادة ۃ واما من افسد ایمانه بطریق
الفلسفة حتی انکر اصل النبوة فقد ذکرنا
حقیقة النبوة ووجودها بالضرورة
بدلیل وجود علم خواص الادویة وغیرها
وانما قدمنا هذه المقدمة لاجل
ذلك وانما اوردنا الدلیل من
خواص الطب والنجوم لانه من نفس
علمهم ونحن نبین لکل عالم بفن من العلوم

امام غزالی نے رسالہ منقذ من الضلال

مین اُن گمراہون کے اقوال نقل کرنیکے بعد لکھا ہے
اب ہم اُن اسباب ضعف کا پہر ذکر کرتے ہین اور اُن
لوگونکی ہدائت اور خلاصی کا راہ بتلاتے ہین
پس جنہون نے اہل تعلیم کی سنی سنائی باتونکے سبب
[illegible]
قسطاس مستقیم مین ذکر کر چکے ہین - اس رسالہ کو
اُسکے ذکر سے طول نہین کرتے
اور جو اہل اباحت شبہ و اوہام پیش کرتے ہین -
اُنکا سات قسم مین حصر وحل ہمنے کیمیا سعادت مین کر دیا ہے
اور جو اپنا ایمان فلسفہ کے طریق پر بگاڑ چکے ہین حتے
کہ اصل نبوۃ کے منکر ہو بیٹھے ہین اُنکے لئے ہم حقیقت
نبوت کو ذکر کر چکے ہین اور وجود نبوت بدلیل وجود
خواص ادویہ و نجوم وغیرہ بتا چکے ہین - ہمنے اس
مقدمہ کو اسیواسطے پہلے ذکر کر دیا ہے
ہم دلیل وجود نبوت خواص طب و نجوم سے اسلئے ذکر
کئے ہین کہ یہ خود انکے علوم ہین - اور ہم ہر فن کے

کالنجوم والطب والطبیعة والسحر والطلسمات
مثلا من نص علمه برهان النبوة
واما من اثبت النبوة بلسانه وسوی
اوضاع الشرع علی الحکمة فهو علی التحقیق
کافر بالنبوة وانما الایمان بالنبوة ان یومن باثبات
طور وراء طور العقل ینفتح فیه عین
یدرک بها مدرکات خاصة والعقل
معزول عنها کعزل العین عن ادراک
الاصوات وجمیع الحواس عن ادراک المعقولات
فان لم یمنع [illegible] علی
امکانه بل علی وجوده - وان جوز هذا
فقد ثبت ان هٰهنا امورًا تسمی خواصًا
لا یدور العقل حوالیها اصلا بل یکاد
العقل یکذب بها ویقضی باستحالتها

فان وزن دانق من الافیون سمٌ قاتل
لانه یجمد الدم فی العروق بفرط برودته

والذی یدعی علم الطبیعة یزعم ان
مایبرد من المرکبات بعنصری الماء

عالم کو نجوم کا ہو خواہ طب کا علم طبعی کا ہو سحر و طلسمات
کا اُسی کے علم سے برہان نبوت بتایا کرتے ہین
اب رہے وہ لوگ جو زبان سے نبوت کے اقراری ہین
بر شریعت کو حکمت کے موافق کرتے ہین[†] سو درحقیقت
نبوت سے منکر اور کافر ہین نبوت کا ماننا تو یہی ہے کہ عقل
کے سوا اور طور کی ثبوت پر ایمان لاوین جسمین وہ
آنکھ کھل جاتی ہے جو خاص باتونکا ادراک کرتی ہے
اور عقل وہان سے کنارہ رہتی ہے جیسے آواز سننے
سے آنکھ معزول رہتی ہی اور سبھی حواس امور عقلی کے
[illegible] اسکے
امکان بلکہ وجود پر دلیل قائم کر چکے ہین اور اگر
اسکو جائز رکھتا ہی تو اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے،
کہ یہان ایسی بھی کئی چیزین ہین جنکو خواص کہا
جاتا ہی جسکے آس پاس عقل پھٹک نہین سکتی -
بلکہ جھٹلانے اور محال سمجھنے لگ جاتی ہے -
(مثلاً) ایک دانگ افیون زہر قاتل ہے اسلئے
کہ وہ افراط برودت سے خون کو عروق مین منجمد
کر دیتی ہی
اور جو علم طبعی کا مدعی ہوگا وہ یہ سمجھیگا کہ مرکبات سے
جو سرد (سردی پیدا کرنیوالی) چیزین ہین وہ عنصر

[†] اسطرح پر کہ حکمت کو اصل ٹھراتی ہین اور شریعت کو اُسکے تابع کرتے ہین اور اگر اسکا عکس کرتی تو منکر نبوت نہ کہلاتے ۱۲

والتراب فهما العنصران الباردان ومعلوم
ان ارطالا من الماء والتراب لا يبلغ
تبريدها في الباطن الى هذا الحد
فلو اخبر طبعي بهذا ولم يجربه يقال
هذا محال — والدليل على استحالته
ان فيه اجزاء نارية وهوائية والاجزاء
النارية والهوائية لا تزيد برودة

پانی ومٹی کے سبب سے مبرد ہین - کیونکہ یہی دونو عنصر
مبرد ہین اور یہ خود معلوم ہے کہ سیرون پانی اور
مٹی کی تبرید کسی جز مین اس حد تک نہین ہوتی -
پہر اگر کوئی کسی عالم طبعی کو افیون کا زہر قاتل ہونا
بتلادے اور وہ اسکے تجربہ مین نہ آئی ہو تو وہ اسکو
محال کہیگا اور اسکے محال ہونے پر یہ دلیل قائم کریگا
کہ اس افیون مین ناری ہوائی اجزا بہی ہوتی ہین
اور اجزائی ناری ہوائی پانی ومٹی کی برودت کو
زیادہ نہین کردیتی

[illegible]
هذا الافراط في التبريد واذا ضم
اليه حاران فبان لا يوجب اولى

[illegible]
فرض کر لینے سے اسکی ایسی مفرط تبرید ثابت نہین
ہوتی تو اُسکی ساتہہ اجزاء حارہ ہوا و آگ ملجانے سے
اس حد تک تبرید کیونکر ثابت ہوسکتی ہے

ويعد هذا برهانا — واكثر براهين
الفلاسفة في الطبعيات والالٰهيات
مبني على هذا الجنس فانهم تصوروا
الامور على قدر ما عقلوه ووجدوه
وما لم يعقلوه او لم يجدوه قدروا
استحالته
فلو لم تكن الرؤيا الصادقة مالوفة و
ادعى مدع انه عند ركود الحواس

اسکو وہ یقینی دلیل سمجہے گا اور افیون کا زہر ہونا
نمانیگا - اور فلسفیون کے اکثر دلائل طبعیات و الٰہیات
مین اسی قسم سے ہوتے ہین - وہ اشیاء کی وہی حقیقت
سمجہتے ہین جو عقل یا وجود مین پاتے ہین - اور
جسکو سمجہہ نہین سکتے یا اسکو موجود نہین دیکہتے اسکو
محال ٹہرا لیتے ہین
اور اگر سچی خوابین لوگون مین مالوف ومعتاد نہوتین
اور پہر کوئی دعوی کرتا کہ مین بوقت تعطل وسکون

یعلم الغیب لانکرہ المتصوف بمثل هذه الحکو
لو قیل لواحد هل یجوز ان یکون فی الدنیا شیٔ
هو مقدار حبة یوضع فی بلدة فیاکل تلک
البلدة بجملتها ثم یاکل نفسه ولا یبقی فی نفسه
لقال هذا محال ومن جملة الخرافات

وهذه حالة النار ینکرها من لم یر النار
اذا سمعها واکثر انکار عجائب الاخرة هو
من هذا القبیل فنقول للفلسفی قد اضطررت
الی ان تقول [illegible]
لیس علی قیاس العقول ـ فلم لا یجوز ان
یکون فی الاوضاع الشرعیة من الخواص فی
مداواة القلوب وتصفیتها ما لا تدرک
بالحکمة العقلیة بل لا یبصر ذلک الا بعین
النبوة

وقال فی مفتتح الرسالة بعد ما ذکر اشتغاله
بالفلسفة وتبحره فیها

القول فی اصنافهم وشمول سمة الکفر
والالحاد لکافتهم اعلم انهم علی کثرة
فرقهم واختلاف مذاهبهم ینقسمون
(الی [illegible] اقسام الدهریون والطبیعیون والالهیون)

جو اس غیب جان لیتا ہون تو اسکو ایسے عقل پر تنہے والے
ہرگز نمانتے اور اگر کسیکو یہ کہا جاوے کہ کیا ایسے
چیز دنیا مین ہو سکتی ہے کہ وہ خود تو ایک دانہ کے
برابر ہو پہر اسکو ایک شہر پر رکہدین تو وہ اسکو
کہا جاوے پہر وہ خود بہی فنا ہو جاوے اور
کچھ باقی نرہے تو کہیگا کہ یہ محال ہے اور منجملہ خرافات
حالانکہ یہ اگ کی حالت ہی ـ جس نے آگ کو نہ دیکھا ہوگا
وہ اسبات کو ہرگز نمانیگا ـ اور اکثر عجائبات اخروی
کا انکار اسی قسم سے ہے ـ پس ہم اس فلسفی کو (جو
اوضاع شرعیہ پر معترض [illegible] ایسا ہی ہے) جب تو لاچار
ہوکر افیون مین برخلاف عقل وجود خاصہ کا قائل
ہوگیا ہے تو یہ کیون جائز نہین کہ اوضاع شرعیہ
مین ایسے خواص معالجات وتصفیہ قلوب ہون جو حکمت
عقلیہ سے دریافت نہون اور بجز انکہہ نبوت وہ نظر
نہ اوین ـ

اور **امام غزالی** نے شروع رسالہ مین بعد بیان
اس امر کے کہ انکو علم فلسفہ مین بہت اشتغال رہا اور
اسمین خوب تبحر پیدا کیا کہا ہے ـ

(فلسفیون کے اقسام اور سب کو علامت کفر والحاد کے
شمول کا بیان) تو جان لے فلسفی باوجود کثرت
فرقون اور اختلاف کے تین قسم ہین ـ دہریہ ـ طبیعیہ ـ الہیہ

الصنف الاول الدهريون وهم طائفة من
الاقدمين جحدوا الصانع المدبر العالم القادر
وزعموا ان العالم لم يزل موجودا كذلك بنفسه
بلا صانع ولم يزل الحيوان من نطفة والنطفة من
حيوان كذلك كان وكذلك يكون ابدا وهؤلاء
هم الزنادقة

الصنف الثاني الطبيعيون وهم قوم اكثر بحثهم
عن عالم الطبيعة وعن عجائب الحيوان والنبات
واكثروا الخوض في علم تشريح اعضاء الحيوانات
فرأوا فيها من عجائب صنع الله عز وجل وبدائع
حكمته ما اضطروا معه الى الاعتراف بفاطر حكيم
مطلع على غايات الامور ومقاصدها
ولا يطالع علم التشريح وعجائب منافع الاعضاء
مطالع الا ويحصل له هذا العلم الضروري
بكمال تدبير الباني لبنية الحيوان لا سيما بنية الانسان
الا ان هؤلاء لكثرة بحثهم عن الطبيعة
ظهر عندهم لاعتدال المزاج تاثير عظيم
في قوام قوى الحيوان فظنوا ان القوة
العاقلة من الانسان تابعة لمزاجه ايضا
وانها تبطل ببطلان مزاجه فينعدم
ثم اذا

قسم اول دہریہ متقدمین سے ایک جماعت
ہے - جنہون نے خالق - مدبر - عالم - قادر کا انکار
کیا - اور یہ سمجھ لیا کہ عالم خود بخود بلا خالق چلا آتا ہے
ہمیشہ سے حیوان نطفہ سے پیدا ہوا اور نطفہ حیوان سے
اور ایسا ہی آئندہ ہمیشہ رہیگا

یہ لوگ مرتدین

قسم دوم طبعی ہین جنہون نے عالم طبیعت و عجائبات
حیوانات و نباتات سے بہت بحث کی - اور علم تشریح
اعضاء حیوانات کو بہت ٹٹولا -
پس اسمین عجائبات مصنوعات الٰہی کو جو دیکھا تو لاچار
ایسے خالق کے قائل ہو گئے جو باحکمت ہو - اور یہ
انجام و اغراض اشیاء کا علم رکھے
اس علم تشریح اور اغراض (و فوائد) اعضاء مین
جو کوئی غور کریگا - اسکو ضرور وجود خالق کا یقین
ہوگا -
و لیکن ان لوگونکو طبیعت مین بہت بحث کرنیسے یہ بات
خیال مین آگئی ہے کہ اعتدال مزاج انسان و حیوان کو انکی
قوتونکے قوام (و بقاء) مین بڑی تاثیر ہے -
اور یہ سمجھ لئے کہ قوۃ ادراکیہ انسان بھی اسکی مزاج
کے تابع ہے - اور وہ بطلان مزاج سے باطل و فانی
ہو جاتی ہے - جب مزاج انسان کا عدم ہوگا تو اسکی

انعدام فلا يعقل اعادة المعدوم كما زعموا

فذهبوا الى ان النفس تموت ولا تعود فجحدوا الآخرة وانكروا الجنة والنار والقيامة والحساب فلم يبق عندهم للطاعة ثواب ولا للمعصية عقاب فانحل عنهم اللجام وانهمكوا فى الشهوات انهماك الانعام وهولاء ايضا زنادقة لان [illegible] الايمان هو الايمان بالله تعالى واليوم الآخر وهولاء جحدوا اليوم الآخر

الصنف الثالث الالهيون وهم المتاخرون منهم سقراط وهو استاذ افلاطون — و افلاطون استاذ ارسطاطاليس وارسطاطاليس هو الذى رتب لهم المنطق وهذب العلوم وخمر لهم ما لم يكن مخمرا من قبل وانضج ما كان فجا — واوضح ما كان ابهم من علومهم — وهم بجملتهم ردوا الصنفين الاولين من الدهريه والطبعية واوردوا فى الكشف عن فضائحهم ما اغنوا به غيرهم

مانند ایمان باللہ [illegible] وصفاتہ

ساتھ اس قوت کا بھی انعدام ہوگا۔ اور جب اسکا انعدام ہوا تو پھر اسکا دوبارہ ہونا (چنانچہ انکا خیال ہی) ناممکن وغیر متصور ہوا۔

پس وہ قائل ہوگئے کہ نفس مرجائیگا تو بعد اُسکا اعادہ نہوگا اور وجود قیامت وبہشت ودوزخ وحساب وکتاب کے منکر ہوگئے۔ اُنکے نزدیک طاعت کا کچھ ثواب نہیں اور معصیت پر کچھ عذاب نہیں۔

پس ان (کے منہ) سے تکلیف کی لگام نکل گئی۔ اور شہوات نفس مین جانورون کیطرح یہ منہمک [illegible] ہیں [illegible] قیامت پر ایمان اصل ایمان ہے اور یہ اسکے منکر ہین

قسم سوم الٓہیات مین بحث کرنیوالے ہین۔ وہ اُن سے پچھلے ہین از انجملہ سقراط ہے جو افلاطون کا استاد ہے اور افلاطون ارسطو کا استاد ہے ارسطو وہ شخص ہے جسنے منطق کو مرتب کیا۔ اور علوم کو مہذب۔ اور جن علوم کا پہلے خمیر نہوا تھا اسکا خمیر کردیا اور جو کچے تھے انکو پختہ بنادیا اور جو مبہم تھے انکو واضح کردیا ان سبھون نے پہلے دونو اقسام کے لوگون دہریہ اور طبعیہ کو رد کردیا اور انکی فضیحتون کے بیان مین وہ کچھ لائے ہین جس سے اورونکو بیان سے مستغنی کرگئے

وکفی اللہ المؤمنین القتال بتقاتلھم

ثم رد ارسطاطالیس علی افلاطون وسقراط ومن کان قبلھم من الالٰھیین ردا لم یقصر فیہ حتی تبرء عن جمیعھم الا انہ استبقی ایضا من رذائل کفرھم وبدعتھم بقایا لم یوفق للنزوع عنھا۔

فوجب تکفیرھم وتکفیر متبعیھم من متفلسفۃ الاسلامیین کابن سینا والفارابی وامثالھما

ثم ذکر علومھم من الریاضیات والمنطقیات والطبیعیات والالٰھیات وغیرھا۔

وذکر ما یتعلق بھا من الآفات وقبل ما یقبل منھا ورد ما یرد

وقال فی بیان الالٰھیات واما الالٰھیات ففیھا اکثر اغالیطھم لانھم ما قدروا علی الوفاء فیھا بالبرھان علی ما شرطوا فی المنطق ولذلک کثر الاختلاف بینھم فیھا۔ ولقد قرب ارسطاطالیس مذھبہ فیھا من مذاھب الاسلامیین

انکی آپس کی لڑائی کے سبب اللہ تعالے نے مومنونکو اُنکے مقابلہ سے بچا لیا

ارسطو نے افلاطون اور سقراط کو اور جو اس سے پہلے تھے ایسا رد کر دیا جسمین اپنے زعم مین کچھ قصور نہین کیا اور ان سب سے بیزار ہوگیا مگر اُنکے بعض رذائل کفر و بدعات کے رد کو باقی بھی چھوڑ گیا جس کے نکلنے کی توفیق نہین پایا پس اُنکے اور اُنکے اتباع کے جو مسلمانون سے فلسفی بن گئے ہین جیسے بو علی سینا اور فارابی سب کی تکفیر واجب ہے۔

پھر امام غزالی نے فلاسفہ کے علوم کو ذکر کیا یعنی ریاضی منطق - علم طبعی - علم الٰہی وغیرہ - اور ان علوم سے آفتین پیدا ہوتی ہین انکو بتلا یا اور جو ان علوم سے قبول کرنیکے لائق تھے جیسے علوم ریاضی یا طبعی انکو تسلیم کیا اور جو رد کے لائق ہین جیسے اُنکے مغالطات قیاسات اور عدم ایفاء شروط منطقیات رد کر دیا ہے اور بیان الٰہیات مین فرمایا ہے - اسباب مین انکو مغالطے بہت پڑے ہین جس بات کو انہون نے منطق مین شرط ٹھہرایا تھا - اسباب مین سکا وفا نہین کیا - اسیواسطے انمین ان مباحث مین بہت اختلاف ہوگیا ہے ارسطو نے مذہب فلاسفہ کو مذاہب مسلمانون سے

[illegible]
يجمع غلطهم فيه يرجع الى عشرين
اصلا يجب تكفيرهم في ثلثة منها و
تبديعهم في سبعة عشر ولابطال مذهبهم
في هذه المسائل العشرين صنفنا كتاب
التهافت

اما المسائل الثلثة فقد خالفوا فيها
كافة الاسلاميين وذلك في قولهم
ان الاجساد لا تحشر وانما المثاب
والمعاقب [illegible] والعقوبات
روحانية لا جسمانية
ولقد صدقوا في اثبات العقوبات الروحانية
فانها كائنة ايضا ولكن كذبوا في انكار
الجسمانية وكفروا بالشريعة فيما نطقوا به
ومن ذلك قولهم ان الله تعالى يعلم الكليات
دون الجزئيات وهو ايضا كفر صريح
ومن ذلك قولهم بقدم العالم وازليته
فلم يذهب احد من المسلمين الى شيء
من هذه المسائل

وقال في خاتمة الاقتصاد في الاعتقاد
الباب الرابع في بيان من يجب تكفيره

ترتیب کر دیا ہے۔ چنانچہ فارابی و ابن سینا نے بیان کیا ہے
ولیکن جن مسائل میں انہوں نے غلطی کی ہے وہ بیس مسائل
بنتے ہیں ازانجملہ تین مسائل میں انکو کافر کہنا واجب ہے
اور سترہ میں منسوب بدعت کہنا۔ ان مسائل میں انکے
مذاہب کے ابطال میں میں نے کتاب تہافۃ الفلاسفہ تصنیف
کی ہے

اور وہ مسائل ثلثہ جنمیں انکی تکفیر واجب ہے انمیں
وہ سب مسلمانوں کے مخالف ہیں۔ ازانجملہ انکا یہ قول
ہے کہ قیامت کو حشر اجسام نہ ہوگا اور کل ثواب
و عذاب [illegible] روحانی
ہونگے نہ جسمانی

یہ تو انہوں نے سچ کہا ہے کہ عقوبتیں روحانیات
ہونگی اور یہ تعذیب کے واسطے کافی ہیں۔ ولیکن یہ
جھوٹ کہا ہے کہ عقوبات جسمانی سے انکار کیا اور یہ
جسپر شریعت ناطق ہے اس سے کفر کیا اور ازانجملہ انکا یہ
قول ہے کہ اللہ تعالی کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو
نہیں جانتا۔ یہ بھی صریح کفر ہے۔ و ازانجملہ انکا
اس جہان کو ازلی و قدیم کہنا۔ ان مسائل کا کوئی
مسلمان قائل نہیں ہوا

اور امام غزالی نے اپنے رسالہ اقتصاد
فی الاعتقاد کے خاتمہ میں کہا ہے چوتھا باب ان

من الفرق والاصل المقطوع بہ ان کل
من کذب محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
فھو کافر - الا ان التکذیب علی مراتب
ثم ذکر فی المرتبۃ الاولی الیھود و
النصاریٰ وفی الثانیۃ البراھمۃ المنکرین
لاصل النبوۃ والدھریۃ المنکرین
لوجود الصانع ثم قال المرتبۃ الثالثۃ
الذین یصدقون بالصانع والنبوۃ ویصدقون
النبی ولکن یعتقدون امورا تخالف
نصوص الشرع ولکن یقولون ان النبی محق
ما قصد بما ذکرہ الا اصلاح الخلق و
لکن لم یقدر علی التصریح بالحق لکلال
فھم الخلق عن درکہ وھولاء ھم الفلاسفۃ
ویجب القطع بتکفیرھم فی ثلث
مسائل
وھی انکارھم الحشر للاجساد والتعذیب
بالنار والتنعیم فی الجنۃ بالحور العین والماکول
والمشروب والملبوس
والاخری قولھم ان اللہ تعالی لا یعلم
الجزئیات وتفصیل الحوادث وانما یعلم
الکلیات وانما الجزئیات یعلمھا الملائکۃ السماویۃ

فرقوں کے بیان مین جنکی تکفیر واجب ہی -
اسمین **قطعی قاعدہ** یہ ہی کہ جسنے آنحضرت (صلی اللہ
علیہ وسلم) کی تکذیب کی وہ کافر ہے - ولیکن یہ
تکذیب کئی مراتب رکھتی ہی پہر پہلی مرتبہ مین یہود ونصاریٰ
کو ذکر کیا - دوسرے مین براہمہ کو جو اصل نبوت کے
منکر ہین اور دہریہ کو جو وجود باری سے منکر ہین
پہر کہا - تیسری مرتبہ مین وہ لوگ ہین جو خالق اور
نبوت کو مانتے ہین اور نبی کو سچا کہتے - پر یہ کئی
ایسے امور کے معتقد ہین جو نصوص شرع کے
مخالف ہین ولیکن یہ تکذیب نبی سے بچنے کے
لئے یہ کہتے ہین کہ نبی ہی تو حق کہنے والا - اور
جو کہتا ہی اسمین بجز اصلاح خلائق کچھ مراد نہین رکھتا
ولیکن اصل بات کو وہ صاف صاف نہین کہہ سکا کیونکہ
لوگ اس حق کے سمجھنے سے عاجز تھی - یہ لوگ فلاسفہ ہین
جنکا کافر کہنا تین مسائل مین قطعاً واجب ہے
(۱) انکار حشر اجساد اور عذاب دوزخ اور نعیم جنت
(موٹی موٹی آنکھون والی عورتون اور کہانے پینے
پہننے کی چیزون سے) انکار کرنا -
(۲) انکا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہین جانتا
فقط کلیات ہی کو جانتا ہی - جزئیات کو فرشتے ہی
جانتے ہین

والثالثة قولهم ان العالم قديم وان الله تعالى متقدم على العالم بالرتبة بمثل تقدم العلة على المعلول لا بالزمان والا فى الوجود متساويين

(۳) انکا یہ قول کہ عالم قدیم ہے - اور اللہ تعالے کو عالم پر ایسا تقدم ہے جیسے علت کو معلول پر ہوا کرتا ہے یعنی تقدم ذاتی یا رتبی نہ زمانی ورنہ دونون ہستی مین برابر ہین

وهولاء اذا اوردنا عليهم آيات القرآن زعموا ان اللذات العقلية تقصر الافهام عن دركها فمثل لهم ذلك باللذات الحسية وهذا كفر صريح والقول به ابطال لفائدة الشرائع وسد لباب الاهتداء بنور القرآن واستفادة الرشد من قول الرسول

ان لوگون پر جب آیات قرآن کو (جو عذاب ثواب حسی کے مثبت ہین) پیش کیا جاتا ہی تو (مسلمان ہو کر انکی جواب مین) یہ کہتی ہین کہ لوگونکی عقول و افہام ادراک لذات عقلیہ سے (جو واقعی قیامت کے دن ہونگی) قاصر تھی سلیئے انکو لذات حسی سے [illegible] صریح کفر ہے اور اسمین فائدہ شریعت کا ابطال ہے اور نور قرآن سے ہدایت لینے اور قول رسول سے فائدہ اُٹھانے کا دروازہ بند کرنا ہے

فانه اذا اجاز عليهم الكذب لاجل المصالح بطلت الثقة باقوالهم فما من قول يصدر منهم الا ويتصور ان يكون كذبا وانما قالوه للمصلحة

جب رسولون کا بنظر مصلحت جھوٹ بولنا جائز ہوا تو انکی باتون پر اعتماد کیا رہا - جو بات انہون نے کہی ہی وہ اس احتمال کی محتمل ہوسکتی ہی کہ واقع مین یہ جھوٹ ہو - اور بنظر مصلحت انہون نے کہی ہو -

فان قيل فلم قلتم مع ذلك بانهم كفرة قلنا لانه عرف قطعا من الشرع ان من كذب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فهو كافر

اگر کوئی سوال کرے کہ باوجود انکی اس عذر کے پھر انکو کافر کیون کہا ہی - تو ہم کہینگے کہ کافر اسلیئے کہا ہی کہ شریعت سے یہ بات یقیناً معلوم ہو چکی ہی

... یکذبون ثم یعلمون انه الکاذب ...
فاسد ... وذلک لا یخرج الکلام
عن کونه کذبا دون نقل مثل هذا الکلام
عن الامام من الاحیاء - وکتاب
الفیصل التفرقة بین الاسلام
والزندقة له فی الصحیفة السابقة

کو جسنے آنحضرت کو جھٹلایا - وہ کافر ہوا
اور یہ لوگ آنحضرت کو جھوٹا بتلاتے ہین پھر اس جھوٹ
کے لئے بہانہ بناتے ہین - جسسے انکا کلام جھوٹ ہونے
سے نہین نکلتا -
ایسا ہی امام غزالی کا کلام احیاء اور کتاب فیصل التفرقہ
بین الاسلام والزندقہ سے نمبر سابق مین بصفحہ ۹۵
وغیرہ منقول ہوا

جو کچھ امام غزالی رحمة الله علیه مخاطبین نے کہا ہے ایسا ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے
[illegible]
[illegible]
امام غزالی سے سوا ہی اور کسی محدث و فقیہ کا قائل و معتقد نہین پایا - یہان مزید امید
و تتمیم افادہ اہل توحید کی نظر سے حاشیہ مین انکی کلام کو بھی نقل کیا جاتا ہے - اور کفر بو علی
و فارابی پر انکی شہادت کو پیش کیا جاتا ہے - قال رحمه الله فی بعض فتاواه ان
متأخری الصابئین لم تؤمن بان لله کلاما او یتکلم او یقول او انه ینزل من عنده
کلاما و ذکرا علی احد من البشر او انه یکلم احدا من البشر بل عندهم لا یوصف الله
بصفة ثبوتیة لا یقولون ان له علما ولا محبة ولا رحمة وینکرون ان یکون اتخذ
ابراهیم خلیلا و کلم موسی تکلیما و انما یوصف عندهم بالسلب والنفی مثل قولهم
لیس بجسم ولا جوهر ولا عرض ولا داخل العالم ولا خارجه او بالاضافة کونه مبدأ العالم
او العلة او بصفة مرکبة من السلب والاضافة مثل کونه عاقلا و معقولا و عقلا
وعندهم ان الله لا یخص موسی بالتکلیم دون غیره ولا یخص محمدا بالارسال
دون غیره فانهم لا یثبتون له علما مفصلا للمعلومات فضلا عن ارادة تفصیلیة
بل یثبتون اذا اثبتوا له علما کلیا و غایة جملیة کلیة ومن اثبت النبوة منهم قال انها

فیض یفیض علی نفس النبی من جنس ما یفیض علی سائر النفوس لکن استعداد النبی
صلعم اکمل بحیث یعلم ما لا یعلمہ غیرہ ویسمع ما لا یسمعہ غیرہ ویبصر ما لا یبصرہ
غیرہ ویقدر بنفسہ علی ما لا تقدر علیہ نفس غیرہ — والکلام الذی تقولہ الانبیاء
ہو کلامہم وقولہم وہؤلاء الذین یقولون عن القرآن ان ہذا الا قول البشر فان الوحید
الذی ہو ولید بن المغیرۃ کان من جنسہم کان من المشرکین الذین ہم صابئون ایضا
فان الصابئین کاہل الکتاب تارۃ یجعلہم اللہ قسما من المشرکین وتارۃ یجعلہم اللہ
قسما لہم — وکان الوحید من ذوی الرای والقیاس والتدبیر من العرب وہو معدود
من حکمائہم وفلاسفتہم ولہذا اخبر اللہ تعالی عنہ بمثل حال المتفلسفۃ فی قولہ
انہ فکر وقدر فقتل کیف قدر ثم قتل کیف قدر ثم نظر ثم عبس وبسر ثم ادبر
واستکبر فقال ان ہذا الا سحر یؤثر ان ہذا الا قول البشر ثم ان ہؤلاء فیما تقولہ
الانبیاء حیاری متہوکون فانہم لم یظہر لہم نور النبوۃ ولم تقع علی اصولہم الفاسدۃ
فصاروا علی انحاء منہم من لا یؤمن بکثیر مما تقولہ الانبیاء والمرسلون بل یعرض
عنہ او یشک فیہ ویکذب بہ ومنہم یقول یجوز الکذب لمصلحۃ راجحۃ ومنہم من یقول
یجوز ہذا لصالح العامۃ دون الخاصۃ وامثالہم من یقول بل ہذہ تخییلات
وامثلۃ مضروبۃ لتقریب الحقائق الی قلوب العامۃ وہذہ طریقۃ الفارابی وابن سینا
لکن ابن سینا اقرب الی الایمان من بعض الوجوہ وان لم یکن مؤمنا فمن ادرکہ رسالۃ محمد
وبہرتہ براہینہا وانوارہا ورای ما فیہا من اصناف العلوم النافعۃ والاعمال الصالحۃ
حتی قال ابن سینا اتفق فلاسفۃ العالم علی انہ لم یطرق العالم افضل من ہذا الناموس
فلا بد ان یتاول نصوص الکتاب والسنۃ علی عادۃ اخوانہ فی تحریف الکلم عن
مواضعہ فیحرفون ما اخبر بہ الرسل عن کلام اللہ تحریفا یصیرون بہ کفارا
ببعض تاویل الکتاب وفی بعض صفات تنزیلہ فلما راوا ان الرسل سمت ہذا الکلام

کلام اللہ واخبرت انہ نزلت بہ ملائکۃ اللہ مثل روح الامین جبرئیل طلقت
هذہ العبارت فی الظاہر و کفرت بمعناہا فی الباطن وردوہا الی اصلہم اصل الصابئین
وصاروا منافقین فی المسلمین وغیرہم من اہل الملل فیقولون ہذا القرآن کلام اللہ و
ہذا الذی جاءت بہ الرسل کلام اللہ ولکن المعنی انہ فاض علی نفس النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من العقل الفعال وربما قالوا ان العقل ہو جبرئیل الذی لیس علی الغیب
بضنین ای بخیل لانہ فیاض ویقولون ان اللہ کلم موسی من عقلہ وان اہل الریاضۃ و
الصفا یصلون الی ما سمعہ موسی کما سمعہ موسی ۱۲

حاشیہ

کلام امام حجۃ الاسلام ہماری مدعا کی
شہادت ہین صریح البیان اور [illegible] سے شرطی
[illegible] اطاعت کا بغاوت ہونا اور [illegible]
و نیچریہ کا جو اسی قسم کی اطاعت انبیا کرتے ہین
منکر رسالت ہونا ثابت ہوتا ہے وہ عیان ہے،
ولیکن مع ذلک ہم انرایبل **سید احمد**
خانصاحب اور اُنکے خواص اتباع کو جو
ہمدردی و حمیت اسلام ظاہر کر رہی ہین اور
جو کرتے ہین بزعم خود نصرت اسلام کے لئے
کرتے ہین اس حکم تکفیر مین شامل نہین کرتا۔
اور ان لوگونکو نیچر چند کسان جہلاء پنجاب
کے جو برملا انبیاء علیہم السلام کی توہین
کرتے ہین اور انکو غلطی پر بتلاتے ہین۔
اور احکام شرعیہ کی پابندی چھوڑ بیٹھی
ہین اور گناہ و مخالفت شرع کی پروا نہین رکھتی
کافر کہنا پسند نہین کرتا اس امر سے ہمکو سید احمد
خانصاحب اور انکے خواص اتباع کے [illegible]
کارروایان جنسے اسلام کو فی الجملہ مدد پہنچی ہے
مانع ہین جنکی تفصیل ہم بعد اختتام مبحث
مقصود کے اپنی اس تحریر٭ مین جو سید احمد خانصاحب
اور انکی تصانیف کی نسبت ہم ظاہر کرنا چاہتے
ہین قلم مین لاوینگے
اور باوجود کفر جاننے اس کارروائی کے
جو رد و تحریف نصوص قطعیہ مین انسے ہو رہی ہے
انکو کافر کہنے کی وجہ معقول بیان کرینگے
بنائً علیہ معتقدین جناب موصوف ہماری کلام
کو انکی حق مین کلام دوستانہ و ناصحانہ سمجھکر
اسمین غور و انصاف کو کام مین لادین۔

٭ جسکو انگریزی محاورہ مستعملہ اہل اخبار مین ریویو کہتے ہین ۱۲

کلام مخالفانہ علماء ہندوستان (جنہون نے
انپر کفر کے فتوے لگاے ہین) کیطرح اسکو
خیال کرکے اسکیطرف توجہ کرنے سے
اعراض و اغماض نفرما وین -

مین جناب ممدوح کا دوست و خیرخواہ ہون نہ
دشمن و بدخواہ **اس تقریر** کے اتمام سے
ثبوت شق دوم کا اختتام ہوا اور اُسکے ختم
ہونے سے دلیل دوم کا اتمام ہوا - اور کچھ
تتمہ اسکا بیان دلیل سوم مین بھی ہوگا -
انشاء اللہ تعالے

دلیل سوم [illegible] کلام جناب کا خصوصیت
نبوت محمدیہ کو مبطل ہونا ثابت ہوتا ہے یہ ہے
کہ آپ نے خاتمہ اس مضمون کا نشنس مین
ایک ایسی بات کہدی - جو اس خصوصیت کو
باطل کر رہی ہے - اور ہزارون اشخاص
کو عہدہ نبوت عطا کرتے ہے آپ نے
اس کلام کے جو نمبر سیوم مین منقول ہوا
فرمایا ہے

**کیا ایسی حالت مین ختم رسالت
ہوسکتی ہے ہان بلاشبہ مگر** مشکل
یہ ہے کہ الفاظ کے عام مشہور معنی آدمی کے
دل کو شبہ مین ڈالدیتے ہین - اسکو خیال
نہین رہتا کہ وہ عام لفظ اس خاص مقام
پر کس مراد سے مستعمل ہوا ہے فرض کرو
کہ ایک صندوقچہ تہا اور اُسمین گلاب کا نہایت
خوشبودار ایک پہول رکھا تھا - اسکی
خوشبو سے اور اور نشانیون سے سمجھاتے
تھے - بہت لوگ مانتے تھے - بہت نہ مانتے
تھے - ایک شخص آیا اور اُسنے وہ صندوقچہ
کہولکر سب کو وہ پہول دکھادیا سب بول اُٹھے
کہ ابتو حد ہوگئی - یعنی یہ بات ختم ہوگئی - اب اسکے
[illegible] کیا یہ معنی ہین کہ کوئی دوسرا
شخص اس صندوقچہ کو نہین کہولیگا - اور وہ
پہول کسی کو نہین دکھائیگا - یہ مطلب سمجھنا تو
محض بیوقوفی کی بات ہے - بلکہ مطلب یہ ہے
کہ اس امر کا ثابت کرنا کہ اس صندوقچہ مین
پہول ہی ختم ہوگیا یا انتہا کو پہنچ گیا اب اس
سے زیادہ کوئی نہین کرسکتا - پس یہی معنے
ختم رسالت کے ہین -

روحانی ترقی یا تہذیب کے باب مین جو
کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماگئے وہ حد یا انتہا اُسکی ہے - اور یہی

لئے وہ خاتم ہین - اب اگر ہزارون لوگ
ایسے پیدا ہون جن مین ملکہ نبوت ہو -
مگر اس سے زیادہ کچھ نہین کہہ سکتے -
رسول خدا صلعم نے ختم نبوت فرمایا ہے
ملکہ نبوت کا ختم اور فیضان الہی کا خاتمہ
نہین فرمایا بلکہ اولیاء امتی کانبیاء بنی
اسرائیل کے لفظ سے اس ملکہ نبوت
کا تا قیامت جاری رہنا پایا جاتا ہے - مگر
نبوت کا خاتمہ ہوگیا جیسے کہ اس بہول کے
دکہا دینے سے اس بہول کے اثبات کا خاتمہ
[illegible]
ہوگیا تہا ہے

اس کلام مین صاف تصریح ہی کہ آپ اسبات
کے قائل نہین کہ جو کام آنحضرت نے کیا ہے
وہ اور کوئی نہین کرنیکا - اور جو ملکہ نبوت
آنحضرت مین تہا وہ اور کوئی شخص نہین
رکہتا - بلکہ اسبات کے مدعی اور اس کلام مین
مظہر کہ جو کام آنحضرت نے کئے ہین وہ اور ہزارون
لوگ کر سکتے ہین اور جو باتین آنحضرت نے
بتائی ہین وہ لوگ اپنی ملکہ نبوت سے بتا سکتے
ہین گو آپ پر زیادتی نکرین - جسقدر آپ نے
بتایا ہے اسیقدر بتاوین - اس سے خصوصیت

فرائض نبوت (جسکو منطقی اصطلاح مین خواص
ولوازم مساویہ کہا جا سکتا ہی) کا ابطال ہوتا ہے
اور اُن لوگونکو جو وہ فرائض ادا کر سکتے ہین
دعوی نبوت پہنچتا ہی - اسلئے کہ بوقت وجود
لوازم وجود ملزوم ضروری ہی اور تحقق لوازم
مساویہ بدون تحقق ملزوم محال ہی

اور **یہ بات** خصوصیت نبوت محمدیہ کی اس
امۃ کے لئے مبطل ہی **یہ تقریر** لایق فہم
واقفان منطق ہے - تقریر لایق فہم عوام
اسمین یہ ہے کہ اپنے اس کلام مین ان او[illegible]
[illegible]
اشخاص سے ان کامون کا وقوع (جو
آنحضرت صلعم سے واقع ہوئی) تجویز
کیا تو گویا ان لوگونکو منصب نبوت دیدیا
اور خصوصیت اس منصب کو آنحضرت سے
مٹا دیا - اسلئے کہ اُن ہی کامونپر نبوت
کا مدار ہی اور جب ان لوگونمین انکا تحقق
مانا گیا ہی تو پہر انکے نبی ہونے مین کیا کسر
باقی رہے

اور جو آپ نے حدیث اولیای امتی کانبیائ
بنی اسرائیل نقل کی ہے - جس سے یہ بات
جتلائی ہین کہ وہ بات (یعنی ملکہ نبوت کا

باقی رہنا اور اُسکے ذریعہ سے اُن لوگونکا
جنمین وہ ملکہ ہی فرائض نبوت کو ادائی کرنا
جسکو تمنے مبطل خصوصیت ٹھیرایا ہے) ہمنے از خود
نہین کہی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
فرمائی ہوئی ہے - پہر اس سے ابطال خصوصیت
نبوت کیونکر متصور ہے

تو جواب اسکا اولا یہ ہے کہ وہ بات
آنحضرت نے ہرگز نہین کہی اور یہ حدیث بایں
الفاظ کسی کتاب حدیث مین دیکھی نہین گئی
اور جن الفاظ سے یہ عوام مین مشہور ہے یعنی
علمار امتی کانبیار بنی اسرائیل ان الفاظ سے بھی
صحت کو نہین پہنچی اور علمار حدیث کے نزدیک
اسکی کچھ اصل ثابت نہین ہوئی امام زرکشی
وحافظ ابن حجر عسقلانی وکمال الدین
دمیری وغیرہ محدثین نے اسکو بے اصل کہا ہے
چنانچہ اُنکے اقوال کو امام شوکانی وعلی
قاری وغیرہ متاخرین نے اپنے رسائل
موضوعات مین نقل کیا ہے
ثانیا یہ کہ اگر بطور فرض محال اسکا حدیث ہونا
مان لین اور کسی نہ کسی لفظ سے اسکو صحیح تسلیم
کرلین تو اُسکے معنے وہ نہین جو آپ سمجھے ہین یا

یا آپ کے مدعا کی تائید کرتے ہین - کہ اولیار
یا علمار نبوت کا ایسا ملکہ رکہتے ہین -
جسکے ذریعہ سے وہ احکام شرعیہ وتعلیمات
نبویہ بن بتائے اور بن سکہائے جان
لیتے ہین اور بتا سکتے ہین اس کے
معنی تو یہ ہین کہ علمار امت محمدیہ
تبلیغ احکام نبویہ وسیاست وہدایت
امت محمدیہ مین انبیار بنی اسرائیل کی مانند
ہین بنی اسرائیل مین غالبا ایک نبی
دوسرے کی جگہ آتا تو اُسکی تعلیم وشریعت
کی تائید واشاعت کرتا اس امت
مین آنحضرت کے بعد سلسلہ نبوت کا تو انقطاع
ہوا مگر کام وہی جاری رہا جو انبیار بنی
اسرائیل اور اُنکے نائب نبیون مین جاری
تھا -

اب اگر آپ یا آپکے احباب یہ فرمادین
کہ یہ حدیث نہ سہی اور احادیث واقوال علمار
ہماری بات کے موید ہین جو کشف والہام
اولیار کرام کے مثبت ہین - جنسے ثابت ہوتا ہی
جو کام نبی کرتے ہین وہ اولیا کرسکتے ہین اور جہان سے
وہ علم لیتے ہین وہ لے سکتے ہین

فروی البخاری وغیرہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلعم لقد کان فیما قبلکم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر۔ زاد ذکریا عن سعد عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلعم قد کان فیما قبلکم فی بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منہم احد فعمر۔ وھذا نص علی ان عمر فیہ

ترجمہ بخاری وغیرہ نے بروایت ابوہریرہ آنحضرت روایت کیا ہی کہ تمسے پہلے ایسے لوگ ہوئے ہین جو نبی نہوتے اور اُنسے خدا تعالے یا فرشتے باتین کرجاتے۔ سو اگر اس امت مین کوئی ہوا تو عمر ہوگا اور یہ حدیث صاف ناطق ہی کہ عمر کو یہ ملکہ ہی کہ انکو الہام ہو یا اُن سے خدا یا فرشتے باتین کرین۔

[illegible]

وقال ابن العربی فی الفتوحات وقع لی اولا ان اجعل فی ھذا الکتاب فصلا فی العقائد المؤیدۃ بالدلائل القاطعۃ والبراہین الساطعۃ [illegible] للمزید المتعرض لنفحات الجود فانہ اذا الزم الخلوۃ والذکر وفرغ المحل من الفکر وقعد فقیرا بباب اللہ منحہ اللہ واعطاہ من العلم والاسرار الالھیۃ والمعارف الربانیۃ التی اثنی بھا اللہ تعالی علی عبدہ خضر فقال آتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علما وقال ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویجعل لکم نورا تمشون بہ

ابن عربیؒ نے **فتوحات** مین کہاہے میرے خیال مین پہلے یہ آیا تھا کہ اس کتاب (فتوحات) مین ایک فصل عقائد مقرر کرون جو قطعی دلائل [illegible] سمجھا کہ طالب کے لئے جو زیادہ مستعد اور فیضان الہی متعرض ہو یہ اگندگی کا موجب ہی وہ خلوت اور ذکر الٰہی کو لازم کریگا۔ اور اپنے دل کو سوچ و غور سے خالی کر کے اللہ تعالے دروازہ پر فقیر ہو کر بیٹھ جاویگا تو اسپر فیضان الٰہی ہوگا۔ اور اللہ تعالی اسکو وہ علم و اسرار و معارف عطا فرمائیگا جو اپنے بندہ خضر علیہ السلام کی صفت مین بیان کیا ہی۔ چنانچہ کہا ہی ہمنے اسکو اپنے پاس سے رحمت بخشی اور اپنے لدنی (پاس والی علم) سے علم دیا اور فرمایا کہ (لوگو) اگر تم اللہ سے ڈروگے تو تمکو اللہ تعالے ایسا علم دیگا۔ جو حق و باطل مین فرق کرے

قیل للجنید بمانلت مانلت قال بجلوسی تحت تلك الدرجة ثلثين سنة

اور ایک نور عطا کریگا جس سے تم اُسکے راہ چلو

کسی نے جنیدؒ (بغدادی ولی مشہور) سے پوچھا کہ آپنے جو کچھ پایا کسطرح پایا وہ بولے اس درجہ (خلوت وذکر) مین تیس برس بیٹھنے سے

وقال ابو یزید اخذتم علمکم میتاعن میت واخذنا عن الحی الذی لایموت

ابو یزیدؒ (بسطامی ولی مشہور) نے فرمایا تمنے مردون سے علم سیکھا ہی جو اپنے پہلے مردون سے سیکھے تھے۔ اور ہمنے اس خداوند سے سیکھا ہی جو زندہ ہی اور کبھی نہین مریگا۔

فیحصل لصاحب هذه الخلوة مع الله تعالی من العلوم والمعارف مالا یحصل لارباب الانظار والعقول [illegible]

ایسی خلوت والے کو وہ علوم ومعارف حاصل ہوتے ہین جو ارباب فکر واصحاب عقل کو حاصل نہین ہوتے [illegible] عقلی نظر سے پرے ہین

وقال ایضا فی الفتوحات علم الاسرار هو فوق طور العقل - وهو علم نفث روح القدس فی الروع یختص به النبی والولی

اور یہ بھی شیخ نے فتوحات مین کہا کہ علم اسرار عقلی طور سے اوپر ہے۔ اور وہ روح القدس کے پھونکنے سے دل مین پیدا ہونیوالا علم ہوتا ہی جس سے نبی اور ولی مخصوص ہوتے ہین

وقال الغزالی فی المجلد الثالث من الاحیاء بیان الفرق بین الالهام والتعلم والفرق بین طریق الصوفیة فی استکشاف الحق وطریق النظار

امام غزالی رحمہ نے احیاء العلوم کی تیسری جلد مین کہا ہی الہام اور اکتساب کے فرق۔ اور طریق صوفیہ اور اہل نظر وفکر کے فرق کا بیان۔

اعلم ان العلوم التی لیست ضروریة وانما تحصل فی القلب فی بعض الاحوال تختلف الحال فی حصولها فتارة تهجم علی القلب

تو جان لے جو علوم ہر ایک کے لئے ضروری نہین وہ بعضے دلون مین بعض حالات مین پائے جاتے ہین اور انکے حصول کے حالات مختلف ہین کبھی تو ان

كانه القي فيه من حيث لا يدرى
وتارة تكتسب بطريق الاستدلال
والتعلم فالذى يحصل لا بطريق الاكتساب
وحيلة الدليل يسمى الهاما والذى
يحصل بالاستدلال يسمى اعتبارا و
استبصارا ثم الواقع فى القلب بغير
حيلة وتعلم واجتهاد من العبد ينقسم
الى ما لا يدرى العبد انه كيف حصل
له ومن اين حصل والى ما يطلع معه على
السبب الذى منه استفاد ذلك العلم
وهو مشاهدة الملك الملقى فى القلب
والاول يسمى الهاما ونفثا فى الروع
والثانى يسمى وحيا وتختص به الانبياء
والاول تختص به الاولياء والاصفياء
والذى قبله وهو المكتسب بطريق
الاستدلال يختص به العلماء

علوم کا دلون پر ایسا ہجوم ہوتا ہی کہ گویا اسمین وہان
سے ڈالے جاتے ہین جہان سے خبر نہین ہوتی
اور کبھی بطور استدلال وتعلیم پانے کے انکا اکتساب
ہوتا ہی۔ پس جو اکتساب و دلیل کے حیلہ سے نہو
اسکو الہام کہتے ہین اور جو استدلال کے ذریعہ سے
ہے اسکو اعتبار و استبصار یعنی سوچنا دیکھنا کہتے ہین پہر
جو دل مین حیلہ سیکھنے و اجتہاد کے سوای حاصل ہو وہ
دو قسم ہی۔ اول وہ جسکو انسان نہین جانتا کہ
وہ کہان سے آیا اور کیونکر حاصل ہوا دوم وہ جسکے
سبب پا [illegible] فرشتہ
کا دیکھنا ہی جو دل مین بات کا القا کرتا ہی۔
قسم اول کو الہام اور جسمین بات ڈالنا کہتے ہین
قسم دوم کو وحی بولتے ہین جس سے نبی مخصوص ہوتے
ہین اور قسم اول سے ولی مخصوص ہوتے۔ اور
جو ان دونو سے پہلے ہے یعنی جو استدلال سے
حاصل ہو اس سے علماء ظاہری مخصوص ہین۔

تو جواب اسکا یہ ہی کہ آپ تو ان باتون کے قائل نہین نہ وجود ملائکہ کو مانین۔ نہ سوای عقل اور طور سے الہام ہونے یا وحی پہنچنے کو برحق جانین۔ ان باتونکو آپ انبیاء کے لیئے تجویز نہین کرتے اور نبوت کی حقیقت اسکے سوائے کچھ نہین سمجھتے کہ وہ فکر اور سوچ کا نتیجہ ہے اور قانون قدرت مین غور و تامل کا ثمرہ تو پہر اولیاء یا علماء کے لیئے کب تجویز کر سکتے ہین اور ان احادیث و آثار و اقوال سے جو ان باتون کے متضمن ہین کب استدلال و احتجاج کر سکتے ہین۔ اور

اگر ان عبارات کو الزاماً پیش کرین اور ہمکو ان باتونکے معتقد سمجھکر معرض احتجاج مین لادین تو

جواب اسکا یہ ہے کہ کشف و الہام جوان احادیث و آثار مین وارد ہین بیشک تسلیم کیا جاتا ہے

ولیکن کسی حدیث یا اثر یا قول معتمد سے یہ ثابت
نہین ہوتا کہ وہ کشف یا الہام غیر نبی کا الہام
نبی کا کام دیتا ہے اور اسکو ملکہ نبوت (جسمین
خطاسے عصمت و تلبیس ابلیس سے امن و محافظت کا
ہونا لازم ہے) کہا جاسکتا ہے اور اُسکے ذریعہ
سے احکام شرعیہ پر یقینا اطلاع ممکن ہے اور
جسمین وہ ہو وہ (اُن اشخاص کے مانند (جو
صندوقچہ کھولکر وہ پھول دکھا سکتے ہین).
[illegible]
کا شرعاً کچھ اعتبار ہے - بلکہ احادیث و آثار و
اقوال علماء اخیار سے برخلاف ان سب امور
کے یہ ثابت ہے کہ کشف و الہام نبی کا کام نہین
دیتا اور جسمین وہ ہو وہ اسکے ذریعہ سے احکام
شرعیہ دریافت نہین کرسکتا - اور اگر اسکو کچھ
دریافت بھی ہو تو وہ جب تک قرآن و حدیث پر
اسکو پیش نکرے اور اُسکی تائید و شہادت اسمین
نپاوے اسکا اعتبار نہین کرسکتا اور اسبات
کو خدا کیطرف سے سمجھ نہین سکتا گو اسمین اس الہام
کا پایا جانا یقینا ثابت ہو - نص شارع سے معلوم ہو
یا تجربہ و مشاہدہ سے محقق ہو

حضرت عمر کے الہام کو (جسکو سوال
مین منصوص مانا گیا ہے) خیال کرو آنحضرت کے
زمانہ مین قائم مقام الہام نبوی نہین ہوا -
اور بدون توافق کتاب و سنت معتبر نہین
سمجھا گیا - اسواسطے اُنکی بعض باتونکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رد کر دیا ہے اور
بہتیری باتونکو اُنکے چھوٹے چھوٹے اتباع
[illegible]
خود رجوع کیا ہے - چنانچہ تفصیل اسکی بضمن
عبارت فرقان عنقریب آتی ہے - پھر اور کسی
کے الہام کی کیا وقعت و حقیقت ہے
حضرت عمر تو فقط ولی تھے اور شہادت پیغمبر
سے ملہم و محدّث ہی کہلائے - آنحضرت کی نبوت
کے بعد اگر موسیٰ جیسے نبی (جنکے ملکہ نبوت
اور نبی ہونے پر اللہ تعالےٰ کی شہادت
موجود ہے) موجود ہوتے تو وہ اپنے
الہام کو ہمسر الہام پیغمبر آخر زمان نہ سمجھتے
اور بدون استشہاد الہام آنحضرت کے

اسکو ادراک احکام شرعیہ مین کافی نہ جانتے چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے لو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی - رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان - ترجمہ اگر موسی زندہ ہوتے تو وہ بھی میرے متابعت کے سوائی کچھ گنجایش نہ پاتے - اور امام غزالی جو بڑے کشفی والہامی مشہور ہین جنکی عبارت مشتبہ الہام تا مُدسوال مین مسطور ہے اسی عبارت کے متصل صفحہ ۱۶ جلد ۳ مین احیاء کے فرماتے ہین +

بیان تسلط الشیطان علی القلب بالوسواس ومعنی الوسوسة وسبب غلبتها

ثم ضرب للقلب مثلا مفادہ تصویر دخول الوساوس الیہ ثم ذکر مداخل الوساوس الیہ من الحواس الخمسة الظاهرة والقوی الباطنة من الشهوة والغضب وغیرها وفسر الوسوسة والالهام والملك والشیطان والتوفیق والخذلان - ثم قال ولما کان لا یخلو قلب عن شهوة وغضب وحرص وطمع وطول امل الی غیر ذلك من الصفات البشریة المنشعبة عن الهوی لا جرم لم یخل قلب عن ان یکون للشیطان فیہ جولان بالوسوسة -

ولذلك قال صلی الله علیہ وسلم ما منکم من احد الا ولہ شیطان - قالوا وانت یا رسول الله قال وانا الا ان الله اعاننی علیہ فاسلم فلا یامر الا بخیر

دلپر شیطان کی سلطنت اور معنی وسوسہ اور اسکے غلبہ کے سبب کا بیان -

پہر امام غزالی نے دل کی ایک ایسی مثال جسمین وسوسی آنیکی صورت کا بیان ہی بتلائی پہر وسوسہ کے رستون کو بتلایا جو ظاہری حواس ہین اور باطنی قوتین جیسی شہوت وغضب وغیرہ اور معنی وسوسہ والہام و فرشتہ وشیطان اور توفیق وخذلان کو بیان کیا پہر کہا -

جب کوئی دل شہوت وغضب وحرص وطمع اور لمبی امید وغیرہ صفات بشریہ سی جو ہوائے نفسانی کی شاخین ہین خالی نہوا تو ضرور ہوا کہ کوئی دل ہبات سی خالی نہو کہ شیطان کو اسمین وسوسہ کے ساتھہ جولان ہو - اسیواسطے آنحضرت نے فرمایا ہے تم مین سی کوئی ایسا نہین جسکے ساتھ شیطان نہو صحابہ نے کہا آپ بھی ایسے ہین - فرمایا ہان مین بھی ایسا ہی تھا ولیکن الله تعالے نے مجھی شیطان پر غلبہ دیدیا ہے

باقی آیندہ